13333 ـ علی بن ابی طالب رضي الله عنه كے فضائل اوران كے لیے صلی الله علیہ وسلم کی تخصیص ۔

سوال

على بن ابى طالب رضي الله تعالى عنہ كو صلى الله عليہ وسلم كہنے كے بارہ ميں كيا حكم ہے اوركيا يہ صحيح ہے كہ نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى سے سوال كياگيا :

ايک شخص كےبارہ ميں جس نے كہا كہ على بن ابى طالب رضي اللہ تعالى عنہ اہل بيت ميں سے نہيں اوران پردرود پڑھنا صلى اللہ عليہ وسلم كہنا جائز نہيں ، ان كے ليے يہ كہنا بدعت ہے ؟

توشيخ الاسلام كا جواب تھا :

على بن ابى طالب رضي اللہ تعالى عنہ اہل بيت ميں سے ہيں اس ميں مسلمانوں كےدرميان كوئ اختلاف نہيں پايا جاتا ، مسلمانوں كا ہاں اس طرح ظاہر ہے كہ اس پردليل كى بھى كوئ ضرورت نہيں ، بلكہ على رضي اللہ تعالى عنہ اہل بيت ميں سے سب سے افضل ہيں ، اورنبى صلى اللہ عليہ وسلم كے بعد بنوھاشم ميں سب سے افضل ہيں ۔

نبى صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنى چادرعلى اورفاطمہ اورحسن ، اورحسين رضي اللہ تعالى عنہم پرڈال كرفرمايا اے اللہ يہ ميرے اہل بيت ہيں ان سے پليدى دوركردے اورانہيں اچھى طرح پاک كردے ۔

اوررہا يہ مسئلہ كہ صرف على رضي اللہ تعالى عنہ كواللھم صلى على على رضى اللہ تعالى عنہ كہنا ، توكيا وہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم كے علاوہ كسى اوركوانفرادى طورپركہتا ہے ؟ كہ اللہم صلى على عمر يا على على رضي اللہ تعالى عہنم ۔

علماء كرام اس مسئلہ ميں تنازع كا شكار ہيں ، امام مالک اورامام شافعى رحمہ اللہ تعالى اورحنابلہ ميں سے ايک گروہ كا قول ہے كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم كے علاوہ كسى كوانفرادى طور پرصلى اللہ عليہ وسلم نہيں كہا جاسكتا ۔

جس طرح کہ ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے اس کا علم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اورپربھی صلاۃ وسلام ضروری ہے ۔

امام احمد اوران کے اکثراصحاب کا کہنا ہے کہ اس میں کوئ حرج نہیں ، اس لیے کہ علی بن ابی طالب رضي اللہ تعالی عنہ نے عمربن خطاب رضي اللہ تعالی عنہ کوکہا تھا صلی اللہ علیک ، لھذا یہ قول اولی اوراصح ہے ۔

لیکن صحابہ کرام میں سے کسی ایک کوانفرادی طورپرمثلا علی رضي اللہ تعالی عنہ یا کسی اورکو باقی سب صحابہ کوچھوڑ کر صرف اس ایک ہی پرصلاۃ بھیجنا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری ہے اس لیے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شعار بن چکا ہے اوران کے نام کے ساتھ کہنا معروف ہے تواب کسی اور کے لیے یہ کہنا بدعت شمارہوگا ۔

الفتاوی الکبری (1 / 56) ۔

واللہ اعلم .